حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز اللہ آبادی

قسط (۵)

تحفہ معراج کی اہمیت

دھوکا دہی اور ملاوٹ

دھوکا دہی بھی اقسام ظلم سے ہے اور جملہ مذاہب میں ظلم کرنا حرام ہے، نیز تمام دانشور اس کی قباحت کے قائل ہیں اور دنیا کا ہر قانون بھی اسے حرام اور معیوب سمجھتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اناج کے ایک ڈھیر پر ہوا۔ آپؐ نے ڈھیر کے اندر دست مبارک داخل کیا تو انگلیاں گیلی ہوگئیں۔ آپؐ نے اناج والے سے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کے رسولؐ! رات کو بارش ہوئی، جس سے یہ گیلا ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے اندر کے اناج کو اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ دیکھ لیتے؟ ـــ جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں:

"من غش فلیس منا"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار" (طبرانی کبیر و صغیر، صحیح ابن حبان)

"جس نے دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں ـــ مکر اور دھوکا جہنم میں جائے گا۔"

امام ابوداؤد نے مراسیل میں ذکر کیا ہے کہ:

"المکر والخدیعة والخیانة فی النار"

"مکاری، دھوکا دہی اور خیانت (کرنے والا) جہنمی ہے۔"

سنن ابی داؤد میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر ہوا، وہ اناج بیچ رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا، تم کیسے فروخت کرتے ہو؟ دکان دار نے آپؐ کو بتایا۔ اسی دوران آپؐ پر منجانب اللہ وحی آئی کہ اپنا ہاتھ اناج کے ڈھیر کے اندر داخل کیجیے! جب آپؐ نے اندر ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ اناج اندر سے گیلا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَیْسَ مِنَّا مَن غَشَّ"

"وہ شخص ہم میں سے نہیں، جس نے دھوکا دیا!"

عیب دار چیز کا عیب بتانا ضروری ہے

حضرت ابو سباع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اونٹنی کو لے کر چلا تو حضرت واثلہؓ تہبند گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور فرمایا، آپ نے اونٹنی خریدی ہے، کیا آپ کو بتایا گیا ہے کہ یہ کیسی ہے؟ میں نے کہا کیسی ہے؟ انھوں نے کہا، یہ موٹی تازی ہے اور بظاہر صحت مند ہے، کیا آپ اس پر سفر کریں گے یا گوشت کی نیت سے خریدی ہے؟ میں نے کہا، میں نے حج کے لیے اس کو خریدا ہے۔ بولے، اسے واپس کر دیجیے، یہ سفر کے قابل نہیں ہے! — میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے:

"لا یحلّ لاحد یبیع شیئا الّا بیّن ما فیه ولا یحلّ لمن علم ذٰلك الّا بیّنهٗ" (حاکم، بیہقی، حاکمؒ نے کہا، اس کی اسناد صحیح ہے)

ابنِ ماجہؒ نے اس واقعہ کے بعد روایت یوں بیان کی ہے کہ:

"سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من باع عیبا لم یبیّنه لم یزل فی مقت الله ولم تزل الملئکة تلعنهٗ"

"جس نے کوئی عیب دار چیز بیچی اور اس (کے عیب) کو واضح نہیں کیا، وہ مسلسل غضبِ الٰہی کی زد میں رہے گا اور فرشتے برابر اس پر لعنت کرتے رہیں گے"

ایسے لوگوں کو ان فرامینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کرنا چاہیے جو ملاوٹ اور جعل سازی سے مسلمانوں کے خون پسینہ کی کمائی بلا ڈکار ہضم کر رہے ہیں ۔ افسوس ملکِ عزیز

ہیں آج ملاوٹ کے بغیر کسی چیز کا ملنا محال ہے اور دھوکا بازی تو گویا کاروبار کا لازمی جزو بن کر رہ گیا ہے۔ انّا للہ! ــــ ایسے لوگوں کو اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیے۔

رشوت اسی طرح مملکتِ خداداد پاکستان میں رشوت کا بازار بھی گرم ہے۔ اور کوئی کام ایسا نہیں جو رشوت کے بغیر پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتا ہو ــــ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"لعن الرّاشي والمرتشي في الحکم۔" (ترمذی)

"فیصلہ دینے میں رشوت دینے اور لینے والے (دونوں پر) لعنت ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرّاشي والمرتشي۔"

"رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

شیخ احمد بن حجر آل بوطامی، قاضی محکمہ شرعیہ اولیٰ قطر "تطہیر المجتمعات" میں فرماتے ہیں:

"راشی رشوت دینے والے کو کہتے ہیں، جب کہ مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں۔ اور حدیث کی رو سے رشوت دینے والا اس وقت ملعون ہوگا، جب وہ کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا چاہے گا، یا ایسا مال ہتھیا لینا چاہے گا جس کا وہ حق دار نہیں۔ لیکن اگر اپنا حق حاصل کرنے یا ظلم کو دفع کرنے کے لیے رشوت دی تو ایسا شخص لعنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رہا حاکم تو اسے ہر حال میں رشوت لینا حرام ہے، خواہ رشوت لے کر کسی کا حق باطل کرے یا ظلم کا دفعیہ کرے۔

اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ رشوت کے سلسلہ میں بھاگ دوڑ کرنے والے پر بھی لعنت ہے۔ البتہ یہ شخص اپنے مقصد و ارادہ میں راشی کے تابع ہوگا۔ اگر اس کی نیت درست ہوگی تو اس پر لعنت نہیں پڑے گی، ورنہ وہ اس کا مستحق ہوگا۔"

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

"جس نے کسی شخص کے لیے کوئی سفارش کی اور اس سفارش کے صلہ میں اسے کوئی تحفہ دیا گیا (اور لینے والے نے تحفہ قبول کر لیا) تو اس نے سود کے

دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے (میں گھسنے) کا ارتکاب کیا۔"
(سنن ابی داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودرض فرماتے ہیں :

"السحت ان تطلب لاخيك الحاجة فتقتضى فيهدى اليك هداية فتقبلها منه"

"سحت (حرام کمائی میں سے ایک) یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے لیے کوئی حاجت طلب کرو، پھر وہ ضرورت پوری کر دی جائے اور اس سلسلہ میں تمہارا وہ بھائی کوئی تحفہ پیش کرے، تو تم اسے قبول کر لو!"

نیز آپؓ فرماتے تھے :

"من ردّ عن مّسلم مظلمة فاعطاه على ذالك قليلا اوكثيرا فهو سحت - فقال رجل يا ابا عبد الرحمٰن ما كنّا نظنّ ان السحت الّا الرّشوة فى الحكم فقال ذالك كفر"

"جس نے کسی مسلمان پر کیے گئے ظلم و ستم کو دفع کیا (اور اس کا حق اس کو لوٹا دیا) پھر مظلوم نے اس کے صلہ میں) کم یا زیادہ اسے دیا تو وہ سحت (حرام) ہوگا۔ ایک شخص نے کہا، "ابو عبدالرحمان! ہم تو سمجھتے تھے، فیصلہ کرانے میں رشوت دینا ہی سحت ہے؟" فرمایا، "وہ تو کفر ہے!"

سود سودی کاروبار انسانی معاشرہ کے لیے زبردست خطرہ اور کٹھن آزمائش ہے۔ اس کے مضر اثرات ایمان و اخلاق، انسانی زندگی کے ہر شعبے اور عملی سرگرمیوں میں فاسد مواد پیدا کرتے ہیں۔ اور اس سے آدمیت، انسانی شرافت، ہمدردی، ایثار، عفو و درگزر، اور طہارتِ قلبی کا خون ہو جاتا ہے ـــــ حرص و ہوس، بخل، خود غرضی، انانیت اور لالچ کے جراثیم پروان چڑھتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس بدترین لعنت میں وہ مفاسد اور اخلاقی و معاشی برائیاں ہیں، جو باشعور انسانوں اور دنیا کی کسی قوم پر پوشیدہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم نے جملہ مذاہب اور سماوی ساتیر میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہود کے بارے میں ارشاد ہوا :

"وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ (النساء: ۱۶۱)

"اور ان کے سود لینے کی وجہ سے —— حالانکہ اس کی ممانعت کی جا چکی تھی۔ اور ان کے باطل طریقہ سے لوگوں کے مال کھا جانے کی وجہ سے، نیز ہم نے ان میں سے کفر پر قائم رہنے والوں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ رب العزت نے شریعتِ محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے متبعین کے لیے یہ حکم صادر فرمایا کہ:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔"

(البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹)

"ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور جو سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ اگر تم حقیقی مومن ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو! اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے اصل مال تمہارے لیے ہیں، نہ تم کسی پر زیادتی کرو گے اور نہ تم پر زیادتی کی جائے گی۔"

سودی لین دین سے فرد اور جماعت کا ضمیر بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔ اخلاق بگڑ جاتے ہیں، بھائی بھائی سے کٹ جاتا ہے۔ مزید برآں انسانی سوچ، باہمی تعاون اور حمایت کا جذبہ مفقود ہو جاتا ہے۔ حرص و ہوا، لالچ، خود غرضی غالب آ جاتی ہے، اور صحت مند معاشرہ میں سقم پیدا ہو کر اس کی تباہی کا باعث بنتا ہے —— موجودہ ترقی یافتہ دور میں سرمایہ کاری کا پہلا زوردار داعیہ سرمایہ کی نشو ونما اور افزائش کے بدترین روپ میں سامنے آتا ہے کیونکہ سود کی شرح پر لیے گئے قرض سے ترقی اور بڑھوتری کی امیدیں باندھی جاتی ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۟ فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ —— الاٰیۃ!" (الروم: ۳۹)

"اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو اللہ کے نزدیک اس کی افزائش نہیں ہوتی۔"

سب سود خور ہو جائیں گے

افسوس، آج اس خوش فہمی کے سبب پورا مسلم معاشرہ سود کی زد میں ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ظاہر ہے:

"لیاتین علی الناس زمان لا یبقیٰ احد الا اکل الربوا فان لم یاکله اصاب من غبارہ" (مشکوٰۃ باب الربوٰ)

"ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سبھی سود خور ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ سود نہیں کھائیں گے تو اس کا اثر ان تک ضرور پہنچے گا"

سود کا معاملہ کس قدر نازک ہے، اس کا اندازہ درج ذیل فرمانِ رسولؐ سے ہوتا ہے:

"من شفع شفاعة فاهدای هدیة فقبلها فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربٰو" (ابو داؤد)

"جس شخص نے کسی کی سفارش کی اور اس نے ہدیہ دیا، پھر سفارش کرنے والے نے اسے قبول کر لیا تو وہ سود کے ایک بڑے دروازے تک پہنچ گیا"

سود خوری چھتیس مرتبہ زنا سے بدتر ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"درهم ربٰو یاکله الرجل وهو یعلم اشد من ستة وثلثین زنیة" (مشکوٰۃ باب الربٰو)

"دیدہ دانستہ سود کا ایک درہم کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی برا ہے"

مزید تفصیل کے لیے سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵ تا ۲۷۹، نیز کتبِ حدیث باب الربٰو ملاحظہ فرمائیں!

مذکورہ بالا تفصیل سے تحفۂ معراج، نماز، کی اہمیت کا اندازہ لگائیں کہ جس کی قبولیت کے لیے ان تمام آلائشوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

(جاری ہے)